ولایتِ والیِ ناگور

حضرت صوفی محمد حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ خلیفۂ ثانی حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ

تاریخی منقوطہ

المؤلف خادم القوم احقر العباد محمد شعیب الصوفوی المصباحی

صدر المدرسین دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور راج

الناشر

اراکین سنی تبلیغی جماعت و دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور راج

نام کتاب ـــــــ والیٔ ولایت ناگور
نام مؤلف ـــــــ محمد شعیب الرضوی المصباحی
پروف ریڈنگ ـــــــ مولانا تصور حسین رضوی صاحب
کتابت ـــــــ محمد شرافت حسین النوری النعیمی
طباعت ـــــــ گیارہ سو ۱۱۰۰
ناشر ـــــــ اراکین سنی تبلیغی جماعت و دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور
قیمت ـــــــ

ملنے کے پتے

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ گاندھی چوک ناگور راجستھان

مولانا قاری قاضی محمد معراج صاحب عثمانی قاضیوں کا چوک ناگور (راج)

رضوی کتاب گھر باسنی نزد جامع مسجد ضلع ناگور راجستھان

صوفیہ کتب خانہ نزد درگاہ حضرت صوفی علیہ الرحمۃ

فہرست مضامین

شرفِ انتساب!

دنیائے سنیت کے اس عظیم رہنما کے نام جنکی
فقہی بصیرت پر اہل ہند کو ناز ہے یعنی مرشدِ
برحق سیدی وسندی الشاہ الحاج
مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری مد ظلہ النورانی

وجلالۃ العلم استاذ العلماء حضور
حافظ ملت الشاہ عبد العزیز محدث مبارکپوری
علیہ الرحمۃ والرضوان بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی
مبارکپور اعظم گڈھ

محتاجِ دعاء
محمد شعیب الرضوی المصباحی
ساکن رضا نگر ادری
ضلع مئو یوپی

پیشِ لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم ۔ امّا بعد

یہ امر تاریخی حقائق پر مبنی ہے کہ ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی کارگزاریوں کا بیڑا صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے بڑی ہی فیاضانہ شان و شوکت کیساتھ اٹھایا اور لوگوں کو آپکے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی تعلیم فرمائی ۔

اسی طرح اشاعتِ اسلام و تبلیغی و تعلیمی مشن کو فروغ دینے کا کام بتدریج اہل اللہ نے انجام دیا اگر آپ سوچیں تو آپکا یہ احساس غلط ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ والوں کی اس مقدس جماعت نے کس خطۂ ارض کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز نہ فرمایا ؟

احمد آباد ہو کہ تونسہ شریف بہرائچ ہو کہ کچھوچھہ شریف بدایوں ہو کہ بریلی شریف یا ردولی ہو کہ دہلی بنگالہ شریف ہو کہ پاک پٹن دیوا ہو کہ کلیر پانی پت ہو کہ کرانا اجمیر مقدس ہو کہ ناگور شریف الغرض جا بجا یہ آسودۂ خواب ہیں جنکی خوشبوئے ولایت سے سارا عالم معطر ہے جنکا مقصد گم گشتگانِ راہ کو تقرب الی اللہ اور زیورِ علم و ایمان سے مزین کرنا تھا انہیں کاروانِ رشد و ہدایت کے روشن چراغوں میں سے ایک ایسا درویش کامل بھی ہے جس پر رنگِ تصوف غالب ہے ۔

جنہیں قدوۃ السالکین، برہان العاشقین، پناہ اہل یقین سلطان التارکین الشیخ
صوفی محمد حمید الدین ناگوری کی ستودہ ذات وحمیدہ اوصاف سے جانا پہچانا جاتا ہے
جو عطائے رسول والیٔ ولایت ہندوستان خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے خلیفۂ ثانی
ہیں جنکی پوری زندگی فقر وفاقہ زہد وقناعت مجاہدہ وریاضت اور افشائے علم دین میں
گزری جنکا ترکِ دنیا اور خلوت نشینی میں بڑا اونچا مقام ہے۔

جو خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے دور سے لیکر حضرت محبوب الٰہی خواجہ
نظام الدین دہلوی علیہ الرحمۃ کے ابتدائی دور تک باحیات رہے۔

جنکا آستانہ راجستھان کے قدیمی شہر ناگور شریف میں مرجع خلائق ہے
جنکے سادہ دربار سے ہر دکھی اپنے درد کا مداوا کیا کرتا ہے

الحاصل حضرت صوفی محمد حمید الدین علیہ الرحمۃ کی ذاتِ مقدسہ پر کوئی ایسی
کتاب منظرِ عام پر نہ آئی عشاق زائرین حضرات کو بڑی مایوسی ہوتی

اراکین سنی تبلیغی جماعت ناگور ورفقاء کار دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور نے
اس بات پر ہمیں ابھارا مجھ بے بضاعت میں یہ ہمت کہاں کہ ایسی بزرگ ہستی
کی سیرت وسوانح ترتیب دے سکوں پھر بھی پیہم اصرار پر بزرگوں کی دعاؤں کے
طفیل ہیں نے تعلیمی مشاغل کے باوجود اس کے لئے رفتہ رفتہ کچھ ہمت کر کے
سپردِ قلم کیا۔ ربِ قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں علم نافع عطا فرمائے اور اس
حقیر کاوش کو شرف قبولیت بخشے

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

سگ بارگاہِ اولیاء — محتاج دعا — محمد شعیب الرضوی المصباحی
خادم التدریس دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور راجستھان

منقبت

در شان سلطان التارکین صوفی محمد حمید الدین ناگوری
علیہ الرحمتہ والرضوان

کہاں یہ تاب میری کہ لکھوں میں اک سطر صوفی
دہل جاتا ہے بنکر خوف تیرا یہ جگر صوفی

تمہاری ذات سے نسبت ہے جسکو اسکا کیا کہنا
وہ ٹھوکر کھا نہیں سکتا کبھی بھی در بدر صوفی

تمہاری بارگہہ میں جو بھی آتے ہیں عقیدت سے
وہ پاتے ہیں حقیقت میں مرادوں کے ثمر صوفی

پلا دو ساغر الفت میں بھر کر علم کی دولت
بجھا کر تشنگی میری بنا دے با اثر صوفی

زباں پر ورد ہو قرآن کلمہ اور درودوں کا
ہو دنیا سے میرا یہ آخری جب بھی سفر صوفی

شعیب الاعظمی کی بس یہی ہے التجا آقا
غلاموں پر رہے ہر دم عنایت کی نظر صوفی

ولادت مبارکہ

آپکی ولادت کی صحیح تاریخ وسن تحقیق کے ساتھ نہ معلوم ہو سکی البتہ کتب معتبرہ میں اتنا درج ہے کہ آپ ہندوستان کے متقدمین مشائخ میں سے تھے اور آپ نے ایک طویل عمر پائی۔

خود سلطان التارکین حضرت صوفی محمد حمید الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ بعد از فتح دہلی اول مولودیکہ درخانہ مسلمانان آمدہ منم۔ فتح دہلی کے بعد مسلمانوں کے گھر میں جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ میں ہوں۔ اخبار الاخیار فارسی صـ ۳۳

سلطان شہاب الدین غوری نے ۵۷۱ھ میں دہلی فتح کی اسکے بعد ۵۸۴ھ میں سلطان قطب الدین ایبک دہلی کا بادشاہ ہوا

لہٰذا آپکے اس ارشاد کی روشنی میں آپکی ولادت انہیں سنوں میں ہے جیسا کہ بزرگوں کے عقیدے کے مصنف فقیہ ملت حضرت علامہ جلال الدین امجدی قدس سرہ السامی نے بحوالہ سلطان التارکین درج فرمائی

سرور الصدور میں آپکی تاریخ پیدائش ۵۸۸ھ مرقوم ہے

دور شیخ ناگوری میں آپکی تاریخ پیدائش محمود غزنوی کے فتح لاہور مذکور ہے اور اس اندازہ سے آپکی تاریخ پیدائش ۴۱۲ھ ہوتی ہے

کیونکہ محمود غزنوی نے ۴۱۲ھ میں لاہور کو فتح کیا۔ (تاریخ فرشتہ جلد اول)

لیکن آپکے مزار پر لگے کتبہ پر کل عمر شریف مبارک ایک سو ایک ۱۰۱ کی روشنی میں ۵۶۲ھ
تاریخِ پیدائش درست لگتی ہے کیونکہ تاریخِ وفات ۶۶۳ھ مرقوم ہے
۔ واللہ اعلم بالصواب

پیشین گوئی

حضرت سلطان التارکین کے نانا منجم تھے انہوں نے
اپنی لڑکی سے فرمایا تھا کہ تمہارے لڑکا تولد ہو گا جس کا آدھا جسم سبز اور سینہ
ابھرا ہوا ہو گا اور وہ عالم متبحر ہو گا مگر وہ لڑکا میرے انتقال کے بعد پیدا ہو گا
شیخ بزرگ کی والدہ یہ بات سن کر بہت افسوس کیں کہ میرے ایسا لڑکا کیا
ہو گا جو میرے باپ کے مرنے کے بعد پیدا ہو گا چنانچہ وہ گھر کے قریب ایک حوض
میں جا گریں مگر رب العزت کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ صحیح و سالم نکالی گئیں
کچھ عرصہ بعد شیخ بزرگ تولد ہوئے ان میں وہ سب نشانیاں موجود تھیں
جنکی پیشین گوئی آپکے نانا نے کی تھیں۔

شیخ سعیدی اپنے والد بزرگوار حضرت فریدالدین چاک پراں کے حوالے سے
لکھتے ہیں کہ جد بابا بزرگ حضرت سلطان التارکین کے نانا شیخ سعیدی عربی النسل
تھے جب بابا بزرگ کے والد محترم محمد صوفی جو کہ ایک متبحر عالم اور درویش کامل
شخص تھے لاہور سے دہلی تشریف لائے تو اس عرب نے اپنی لڑکی کا نکاح
انکے ساتھ کر دیا کچھ عرصہ تک دہلی ہی میں مقیم رہے اور وہی ان کے ہاں شیخ بزرگ
حضرت سلطان التارکین پیدا ہوئے۔

شیخ فریدالدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بابا کا نصف جسم سبز اور سینہ ابھرا ہوا تھا۔

سلسلۂ نسب :- حضرت سلطان التارکین حمید الدین محمد صوفی بن شیخ احمد صوفی بن شیخ محمد بن شیخ ابراہیم بن شیخ محمد بن شیخ سعیدی بن شیخ محمود بن شیخ عبداللہ بن شیخ عمر بن شیخ نصیر بن شیخ ابراہیم بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ یوسف بن علی المحارث بن شیخ حسین بن شیخ زید بن شیخ سعید بن زید بن امیر المومنین سیدنا امام المسلمین حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رواح بن عدی بن کعب "کعب تک آپکا نسب نامہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے" بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان۔

آپکا سلسلۂ نسب پندرہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ (بزرگوں کے عقیدے)

فقیر راقم الحروف جب ایک پیرزادہ محمد صابر فاروقی جودھپوری صاحب کے مکان حاضر ہوا تو ایک طغرا معلق پایا جسمیں آپکا شجرۂ مبارکہ یوں لکھا ہوا تھا

صوفی محمد حمید الدین بن احمد بن محمد ثانی بن ابراہیم ثانی بن سید محمد بن سعید بن محمود بن عبداللہ بن عمر بن نصیر بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن یوسف بن حارث بن حسین بن زید بن سعید بن زید بن سیدنا عمر خطاب رضی اللہ عنہ۔

اس طغرے سے جو خاندان صوفی علیہ الرحمۃ کے پاس ہے جسکی بنیاد بر شاہان مغلیہ نے اولاد صوفی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے اعزازات سے نوازا ہے اس شجرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹ ویں پیڑھی میں آپکا نسب امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

مسامحت: ماہنامہ کا اولیائے ہند شمارہ اکتوبر ۱۹۹۳ء سے جاملتا ہے۔
کے صہ ۸۱ پر حضرت صوفی علیہ الرحمۃ کو سعد بن زید رضی اللہ عنہ کی اولاد بتایا ہے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں (یعنی وہ دس صحابۂ کبار جنکو دنیا کی زندگی ہی میں رسولِ گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے)

محقق علی الاطلاق حضرت عبد الحق محدث دہلوی ناشر الحدیث فی الہند علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب اخبار الاخیار میں سلطان التارکین کے نسبتی تعلق کا اظہار بایں الفاظ کیا ہے "وے از اولاد سعید ابن زید ست کہ از عشرہ مبشرہ اند"

رشید میاں گجراتی احمد آبادی اولاد حضرت یحیٰ مدنی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں حضرت سلطان التارکین خواجہ حمید الدین ناگوری الفاروقی السوالی مرید و خلیفۂ اعظم خواجہ معین الدین واز اولاد زید بن عمر بن خطاب است وآنچہ از اولاد سعید بن زید گوید غلط و فاحش است بحوالہ سلطان التارکین صہ ۸۰

حضرت سلطان التارکین خواجہ حمید الدین ناگوری فاروقی سوالی خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کے مرید اور خلیفہ ہیں اور زید بن عمر بن الخطاب کی اولاد سے ہیں اور جنہوں نے سعید بن زید کی اولاد سے کہا ہے ان سے اس امر میں تسامح ہوا ہے۔

پھر دوسری جگہ حضرت عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے قول کے آگے احسان علی فاروقی لکھتے ہیں کہ مولانا کا یہ فرمانا صحیح نہیں کیونکہ حضرت زید جنکا شمار عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کے بہنوئی تھے نہ کہ صاحبزادے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تعلیم و تربیت:- حضرت صوفی محمد حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ اپنی ایام طفولیت کے ساتویں سال میں قرآن مجید کے حافظ تھے۔

آپکے والدین نے آپکو زیورِ علم سے مزین کرنے اور روحانیت کے حصول کے لئے ایک ایسی ہستی کا انتخاب فرمایا جو شہنشاہِ ولایتِ ہندوستان عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے مشہور تھی

جس دن آپ نے دہلی سے اجمیر مقدس کا سفر کیا خواجۂ ہند نے ارشاد فرمایا کہ آج ہمارا ایک دوست دہلی سے آرہا ہے اور آپ خود حاضرین کے ساتھ استقبال کے لئے تشریف لے گئے حضرت صوفی علیہ الرحمۃ نے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اوّل نظر میں پہچان لیا گھوڑے سے اتر کر با ادب سلامی پیش کی۔

پھر کیا تھا روحانی استاد نے اپنے شاگرد کو گلے لگا لیا اور خانقاہِ مقدس میں لاکر عبادت و ریاضت میں مشغول فرمایا

پھر ولایت کا یہ درِ نایاب اپنی روحانیت میں کمال کو پہونچا الحاصل آپکی ذات کو پروان چڑھانے اور روحانیت میں باکمال بنانے والی شخصیت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

اساتذۂ کرام:- حضرت صوفی علیہ الرحمۃ خود فرمایا کرتے تھے میرے تین پیر ہیں

(۱) شیخ حمید الدین خوئی علومِ مجلسی کے یعنی میرے روحانی پیر۔

(۲) حضرت شمس الدین حلوائی علم ظاہر و صحبت کے

(۳) حضرت خواجۂ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری بیعت و خلافت کے

تبحرِ علمی :- حضرت سلطان التارکین صوفی محمد حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ (خلیفۂ ثانی حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمہ) اپنے زمانے کے فاضلِ اجل اور عالمِ بے بدل تھے آپکو عربی، فارسی، ہندی تینوں زبانوں پر بڑی قدرت حاصل تھی قرآن اور احادیث پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے مشائخ کی تصانیف پر پورا عبور تھا۔

آپ خود اپنی تصانیف میں جگہ جگہ آیاتِ قرآنی احادیثِ رسول اور اقوالِ مشائخ نقل کئے ہیں تفسیر کشّاف کے متعلق فرماتے ہیں

آنچہ در کتابہائے دیگر است ہم ازیں کتاب ست و ہرچہ دانستہ آمدہ خوش آمدہ است ازیں جا نقل کردہ اند کتابہائے علاحدہ بنام خویش کردہ اند۔

آپ اپنے مریدین کو کیمیائے سعادت کے مطالعہ کے لئے خاص طور پر ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں

بابا پیوستہ ایں را در نظری باید داشت کہ اسکو لازم پکڑے رہو اور اس میں غور و فکر کرنا چاہیئے۔

حضرت سلطان التارکین نے علم الحدیث کو علم تصوف پر ہمیشہ مقدم سمجھا اور اسکی تبلیغ میں اپنی زندگی کے بیشتر حصہ کو صرف کیا۔ آپ نے اپنے مریدین سے یوں فرمایا ،، مرا اینجا مشغولی ست کہ خلق ناگور دریں وقت ازیں علم احادیث می شنوند و مرا فرصت نیست کہ دریں میان ترا علم تصوف بیاموزم ‘‘۔ مجھے یہاں مشغولیت ہے کہ آجکل ناگور کے لوگ مجھ سے علم حدیث سنتے ہیں مجھے فرصت نہیں کہ اس دوران تجھے علم تصوف سکھاؤں۔ سلطان التارکین صفہ ۱۴

تعلیمات صوفی :- آپکے پاس آنے والا کسی بھی مذہب و ملت و نسل سے تعلق رکھتا ہو آپکی ذات سے اپنی حسب منشا تسکین و تسلی حاصل کرتا تھا یہ تعلیم آپکی ذات کا جزو لاینفک تھی جو کہ مساوات کا بہترین نمونہ ہے آپ ہر ایک انسان کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آیا کرتے تھے اور خود یہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کے جتنے بلند اخلاق ہوں گے وہ اتنا ہی اللہ کے نزدیک بہترین صوفی ہوگا۔ **عدمِ تشدد** :- یہ بھی آپکی زندگی کا خاص حصہ رہا ہے - (رسالہ تصوفیہ)

تصنیفات :- آپ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں متعدد کتابیں لکھیں جنمیں سے چند کتابوں کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ **اصول الطریقت** :- یہ آپکی سب سے مشہور تصنیف ہے اس میں آپ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مراتبِ راہ کا پہلا مرتبہ علم ہے اور دوسرا مرتبہ عمل تیسرا مرتبہ نیت چوتھا مرتبہ صدق ہے پانچواں مرتبہ عشق ہے اور چھٹا مرتبہ توجہ ہے ساتواں مرتبہ سلوک ہے آٹھواں مرتبہ حضوری ہے۔

۲۔ **رسالۃ العشق** :- اس رسالہ میں عشق کی نقاب کشائی کی گئی ہے بغیر عشق تمام عمل بے سود ولاحاصل ہے عشق کی تعریف اور راہِ سلوک میں اسکی اہمیت کے بارے میں آپ رقمطراز ہیں۔

عشق دنیا کی سرحد ہے عشق بمنزلۂ حد ہے اور دنیا بمنزلۂ محدود اگر تو عشق حاصل کرنا چاہتا ہے تو خود کو پہچان لے اور دنیا سے باہر نکل عشق جان لے

زیادہ لطیف چیز ہے عشق اختیار کرنا کہ اپنے مقصد کو حاصل کر سکے۔

اگر میری بات مانے تو اپنے مقصد کو بہت جلد پہونچ جائے گا۔ سجدہ میں اپنے مقصد کو طلب کر اور کسی سے نہ ڈر اگر تو نے ایسا کیا تو اپنے مسجود تک پہونچ جائے گا

اے دل زغم عشق قمہا زدہ ام ۔ در کوئے طلب بے قدمہا زدہ ام

از حسرت نہ یافتہ ہنگام سحر ۔ یارب کو گواہی کہ چہ زدہ ام

رسالۃ السلوک :۔ آپ فرماتے ہیں دنیا ایسی کیا چیز ہے جسکا ذکر کیا جائے اس کے خیال میں جب محو ہوتے ہیں دل تک ہار دیتے ہیں

مردانِ خدا عقبیٰ کی بات کو دل سے اسطرح مٹا دیتے ہیں جسطرح تختی مٹا دیجاتی ہو

ایضاً ص ۱۶۹

دوسری جگہ آپ لکھتے ہیں ابتدائے سلوک میں مریدوں کو دست بیعت ہونا لازم ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ارادت کا دروازہ اس پر کھولدے کیونکہ بغیر اس درکشائی کے کوئی کام درست نہیں ہوتا اور جب یہ دروازہ کھولا گیا تو پھر لازم ہے کہ دنیا سے ہاتھ اٹھالے اور خود کو مرا ہوا تصور کرے کیونکہ دنیا و عقبیٰ ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں

رسالۃ السماع :۔ بزرگانِ چشتیہ سہروردیہ سماع کو مجاہدہ نفس کا ذریعہ سمجھتے ہیں سماع کی بڑی شرائط ہیں۔

(۱) سننے والا لڑکا یا عورت نہ ہو

(۲) سننے والا یادِ حق سے خالی نہ ہو اور اشعار کے معانی کچھ بھی کیوں نہ ہو اس کا ذہن انکو حق کی طرف محمول کرے

(۳) جو سنایا جاوے فحش نہ ہو

(۴) مزامیر مثلِ چنگ و رباب نہ ہوں

(۵) محفلِ سماع میں اغیار نہ ہوں حتٰی کہ مبتدی مریدین بھی شریک نہ ہوں

ایک جگہ آپ اس کتاب میں لکھتے ہیں سماعِ قریب - سماعِ بعید یہ سماع کی دو الگ الگ قسمیں ہیں

سماعِ قریب :- باعثِ مسرت و انبساط ہوتا ہے

سماعِ بعید :- باعثِ رنج و کلفت ہوتا ہے

اس کتاب کی اصل عبارت یوں ہے - بدانکہ سماع دو راست سماع در قریب و سماع در بعید - سماعِ قریب موجب طرب ست ، سماعِ بعد موجب حزن است پھر آگے لکھتے ہیں

اے حمید جب تو دیکھے کہ تو نہیں ہے یعنی تیرا وجود ختم ہو گیا تو سمجھ لے کہ تو نے مکان پالیا اس وقت تو باز رہ

در باز حمید خویشتن را - از اں پس کہ ببیں تو نیست آنست ص ۲۷

دیوانِ حمید :- یہ آپکے اشعار کا مجموعہ ہے جسمیں آپ نے عشقِ حقیقی کی راز داریاں بصورتِ نظم پرو دیا ہے جسکا نمونہ کلام نظرِ ناظرین ہے

وَ اَدیتَ قلبہ بذکر الواحد الصمدِ
میرا قلب بے نیاز مالک کے ذکر سے گرم ہے

لما اُیت شرالنار فی کبدی
اور میرے جگر میں آتشِ عشق کی چنگاریاں روشن ہیں

جسّ الطبیب یدی یوماً فقلت لہ
ایک دن طبیب نے میرا ہاتھ دیکھا تو میں نے اس سے کہا

اِنّ المحبۃ فی قلبی فخلّ عنی
میں قطعی مریضِ عشق ہوں تو اسنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنا ہاتھ کھینچ لیا

اے دلِ غم آں مخور کہ فردا چہ شود | زیرا کہ ہم خوشی دراں بے شود۔
اے دل اس بات کا غم مت کر کل کیا ہوگا | اسلئے کہ تمام خوشی اسی دھیڑبن میں ختم و بیکار ہو جاتی ہے
حکم کہ کفایت خداوند جہاں | دانم چہ شود گر نہ دانم چہ شود
جو حکم خدائے تعالیٰ نے دیا ہے | اگر میں جانوں تو کیا ہوگا اور نہ جانوں تو کیا ہوگا

رسالۂ چہار منزل:۔ حضرت سلطان التارکین صوفی محمد حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ کا یہ رسالہ بھی فارسی زبان میں ہے اسکا موضوع تصوف ہے اسمیں ان چار منزلوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ہر سالک کو پیش آتی ہیں اول منزلِ ناسوت۔ دوم منزلِ ملکوت سوم منزلِ جبروت۔ چہارم منزلِ لاہوت۔ جب تک ناسوت سے نہیں گزرے گا عالمِ ملکوت میں نہیں پہونچ سکتا اور جب تک عالمِ ملکوت سے نہیں گزرے گا عالمِ لاہوت میں نہیں پہونچ سکتا۔

عالمِ لاہوت:۔ یہ ایک بے نشان عالم ہے جب سالک اس مقام پر پہونچتا ہے خود اس سے اسکا چھٹکارا ہو جاتا ہے اور خود سے رہائی ہو جاتی ہے اور جب خود سے رہائی ہو جاتی ہے تو خود کو پا لیتا ہے۔

ان مذکورہ چاروں کی نشاندہی یوں کی ہے

ناسوت:۔ عالمِ حیوانات کو کہتے ہیں اور اس مقام کا فعل حواسِ خمسہ ہے

ملکوت:۔ یہ فرشتوں کا عالم ہے اس منزل کا فعل تسبیح و تہلیل قیام و قعود رکوع و سجود ہے۔

جبروت:۔ عالمِ روح کا نام ہے جب روح ان صفاتِ حمیدہ مثلاً شوق، ذوق

ذوق، طلب، وجد سے مجرد ہو جاتی ہے تو عالم لاہوت میں پہونچ جاتی ہے۔

لاہوت :۔ لامکاں ہے جسکا منتہیٰ ربّ العزّت ہے اس مقام میں نہ گفتگو ہے نہ جستجو۔ سلطان التارکین ص۲۸۶

جوابات صوفی :۔ آپ بلند مرتبہ صوفی ہونے کے ساتھ ایک جیّد عالم بھی تھے آپکے پاس ہندو پاک کے مختلف حصوں سے مسائل دین و تصوف پر سوالات آتے تھے جنکے جوابات آپ کافی و شافی دیتے تھے۔

جنمیں سے بعض سوالات و جوابات سید محمد کرانی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے اپنی تصنیف سیر الاولیاء میں درج کیئے ہیں۔

اور محقق علی الاطلاق ناشر الحدیث فی الھند شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اخبار الاخیار میں بھی درج فرمائے ہیں

ان میں سے چند سوالات و جوابات پیش ہیں۔

سوال۔ اللہ کی مدد کس طرح اور کب مل سکتی ہے؟

جواب۔ جسکے لئے وہ مقرر کر دی گئی ہے اور اسکا تقرر و تعین انہیں لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو صحیح قلب سے اسکے متمنی اور خواہشمند ہوتے ہیں۔ ص۷۶

سوال۔ ہم شریعت اور طریقت کو کسطرح ایک سمجھیں؟

جواب۔ جسطرح تم اپنی جان اور جسم کو ایک سمجھتے ہو اسی طرح طریقت کو شریعت کی جان سمجھو ص۷۹

سوال۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے تاکہ اسکی طرف دل کا رخ کیا جائے؟

جواب :۔ وہ کونسا مقام ہے جہاں وہ نہ ہو اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

جوانمرد وہ ہے جو دنیا اور آخرت کے حصّے سے دستبرداری کر کے حظوظ نفسانیہ کو بھی ترک کر دے۔ جہاں رہے اللہ کے ساتھ رہے اور جہاں جائے اللہ کی جانب متوجہ رہے جو کچھ کہے خدا ہی سے کہے۔ ص۸۱

سوال ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ یعنی موت گناہوں کا کفارہ ہے جب موت کے ذریعہ گناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے تو آخرت کی ندامت و فضیحت کے کیا معنی؛

جواب :۔ بعض گناہ ایسے ہیں جنکا محض موت ہی کفّارہ بنجاتی ہے اور بعض گناہوں کا کفّارہ قبر کا عذاب ہے اور بعض گناہ وہ ہیں جنکا کفارہ دوزخ میں جانے اور آتش دوزخ میں جانے کے علاوہ اور نہیں اس آخری کفّارہ سے کوئی فائدہ نہیں۔

ہر مرد مسلم کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ دنیا سے جاتے وقت اپنے ساتھ ایک ایسا نور (ایمان) لیجائے جس سے آتش دوزخ ٹھنڈی ہو جائے اس لئے ہر مسلمان کو ضروری ہے کہ وہ دنیا میں اچھے کام کرے تاکہ اچھے کاموں کے ذریعہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا جاسکے ص۸۳

سیرت واخلاق حمید :۔ حضرت صوفی محمد حمید الدین سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ سادہ رہائش اور اعلیٰ افکار کے مصداق تھے آپ گدڑی پہنا کرتے تھے فتوح و نذرانہ قبول نہیں فرمایا کرتے تھے آپ نے صفات بشری ترک کر کے اعلیٰ روحانی مرتبہ حاصل کیا تھا آپکے پیر و مرشد خواجہ غریب نواز آپ سے بہت خوش تھے

حضرت خواجہ غریب نواز نے آپکو سلطان التارکین کے گرانقدر لقب سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپکو فنافی اللہ کا درجہ حاصل تھا آپکا تمام وقت عبادت وریاضت اور مجاہدہ نفس میں گزرا کرتا تھا بیشتر وقت آپ حالت استغراق میں گزارتے اور آنکھیں بند رکھتے تھے ص ۹۹

آپ ہمیشہ خوف خدا سے کانپتے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے اپنا زیادہ تر وقت جنگل وبیابان اور غیر آباد مقام میں گزارتے تھے

آپکو نام ونمود اور شہرت سے بہت نفرت تھی چنانچہ آپ خود اپنے ملفوظ میں نقل کرتے ہیں۔

درویش نہ آنست کہ مشہور جہاں است　　درویش ہمانست کہ بے نام ونشاں است

آپ متحمل مزاج سنجیدہ طبع خوش اخلاق قلیل الطعام اور صائم الدہر قائم اللیل تھے ص ۹۹

عبادت وریاضت

:- سرور الصدور میں مذکور ہے کہ سلطان التارکین علیہ الرحمۃ اپنے شیخ طریقت کی خدمت میں رہ کر ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے۔

آپکی مجلس میں دنیا کا بالکل ذکر نہیں ہوتا تھا آپ خدا اور رسول کا ذکر فرمایا کرتے تھے ص ۱۰۱

مجاہدۂ نفس

:- حضرت صوفی علیہ الرحمۃ عسرت وتنگی میں بسر کرتے مگر اس فقر وفاقہ کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے آپکی مجلس میں جاہ وحشم مال ومتاع دنیاوی کا ذکر تک نہیں ہوتا تھا سرور الصدور میں مذکور ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق آپکو عطا فرمائی تھی کہ آپ ایسے فارغ من الدنیا ہو گئے تھے

کہ دنیا کے کاموں میں کبھی ایک پیسہ تک صرف نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

دنیا زخیالِ خود بروں بردستم ‏ | ‏ عقبیٰ ہمہ وقت یاد دنیا دردستم

میں نے دنیا کو اپنے خیال سے بالکل ہی نکال دیا ہے ‏ | ‏ حتیٰ کہ میں عقبیٰ کو بھی ہر وقت یاد نہیں کرتا ص ۱۱۲

شجرۂ طریقت چشتیہ :- سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ عبد الواحد فرید حضرت قاضی فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی خواجہ شفیق بلخی حذیفۃ المرعشی خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصری خواجہ علوی دینوری، ابو اسحٰق شامی چشتی۔ ابو احمد ابدال چشتی، ابو محمد چشتی، حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی، حضرت قطب الدین مودود چشتی خواجہ حاجی شریف زندنی حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری حضرت سلطان التارکین صوفی محمد حمید الدین ناگوری علیہم الرحمۃ والرضوان۔ ص ۹۴ (سلطان التارکین)

حضرت صوفی علیہ الرحمۃ بارگاہِ خواجہ میں - آپ ۲۲ شعبان المعظم بوقتِ ظہر بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے چنانچہ منقول ہے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دہلی کی ولایت عطا ہوئی اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو ناگور کی ولایت سونپی گئی حضرت صوفی علیہ الرحمۃ نے دربارِ خواجہ میں استغاثہ پیش کیا کہ حضور باشندگانِ دہلی اژدہام کثیر رکھتے ہیں جس سے میری عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے اور ادھر قطب الدین اوشی علیہ الرحمۃ نے عرض کی حضور اہلِ ناگور طالب ہیں تو اس روحانی تاجدار نے صوفی محمد حمید الدین علیہ الرحمۃ کو ناگور کا اور خواجہ

قطب بختیار الدین کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی کا تاجدارِ ولایت بنا کر نامزد کر دیا

مفتاح الوصول میں مرقوم ہے کہ حضرت خواجہ کا ارشاد عالی ہے کہ میرے

مریدین میں سے خاص الخاص تین مرید ہیں ۔

(۱) سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی سعید

(۲) حضرت خواجہ قطب الدین اوشی دہلوی

(۳) نصف شیخ عبداللہ بیابانی پاؤ بی بی حافظہ جمال دختر نیک اختر خواجہ معین الدین

چشتی اور پاؤ حضرت سید السالار مسعود غازی خواجہ خواجگان نمبر ۴۶

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ پر جب استغراقی کیفیت طاری ہوتی تو

نماز کے وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ یا حمید الدین ناگوری علیہ

بآوازِ بلند صلوٰۃ پکارتے ۔ ہند الولی ص۷۸

اور جب آپ پر صفت جلالی کا غلبہ ہوتا تو نماز کے وقت حجرہ کا دروازہ

اندر سے بند کر لیتے اور استغراق جاری ہو جاتا ۔

اسوقت خواجہ قطب الدین یا خواجہ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ حجرے کے

دروازہ پر پتھر کے ٹکڑے ڈال دیتے ۔

جسوقت خواجہ اجمیری علیہ الرحمتہ باہر نکلتے اور نگاہِ جلالی ان ٹکڑوں

پر پڑتی تو وہ جلکر خاک ہو جاتے ص۷۹ (ہند الولی)

اس واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ دربارِ خواجہ میں حضرت صوفی

علیہ الرحمتہ کا کتنے قرب کا واسطہ تھا کہ جس مرید نے اپنے پیر کے شب و روز

بارہا دیکھا یقیناً اس مرتبہ کا ملکیت اور جامعیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی کہ جو ہنر آپکے جلال کو برداشت نہ کرپاتا وہ سینہ صوفی علیہ الرحمتہ تھا جو جذب کرکے کمال کے اعلیٰ درجہ کو پہونچا۔

مقامِ تبلیغ :۔ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمتہ کی ذات آفتابِ ہر دو رخشاں کے مانند ہے آپ چند معتقدوں کے ساتھ واردِ ہند ہوئے آپ نے اپنی تبلیغ اور روحانی قوتوں سے ہندوستان کا نقشہ بدل دیا آپ نے اپنی حیاتِ ظاہری میں ۲ لاکھ ۴۳ ہزار افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا

آپ نے ایسے مبلغین پیدا کئے جنکے اسلامی پرچم برما اور چین کی حدوں سے تجاوز کر گئے !

اجمیر مقدس کے بعد آپ نے دہلی اور ناگور میں اس مقصد کے لئے اپنے خلفائے عظام مقرر کئے۔

دہلی میں قطب الدین بختیار کاکی اور ناگور شریف میں صوفی محمد حمید الدین الملقب بہ سلطان التارکین کو اپنا نمائندہ بنایا۔

حضرت سلطان التارکین عربی فارسی کے علاوہ ہندی زبان پر بھی کافی دسترس رکھتے تھے چنانچہ آپ نے درس وتدریس تصنیف وتالیفات کو آپ نے ذریعۂ تبلیغ بنایا۔

شیخ فرید الدین چاک پیراں، شیخ کبیر مولانا ضیاء بخشی - خواجہ مخدوم حسین ناگوری، شیخ احمد مجد شیبانی حضرت سلطان التارکین علیہ الرحمہ کی

درخشندہ وتابندہ شعائیں ہیں جنکی تعلیم کے انوار سے راجستھان کا ریگستان علاقہ
منور و مجلّیٰ ہو گیا۔ ص ۳۰۸ (سلطان التارکین)

لقب سوالی :۔ آپکے القاب سلطان التارکین، سعیدی جہاں پیر ہیں مگر
آپ سوالی کے بھی لقب سے جانے پہچانے جاتے تھے

محقق علی الاطلاق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شہر ناگور
میں سوالی نامی ایک موضع ہے وہاں شیخ حمید الدین کے پاس روزانہ مزروعہ
زمین تھی جس میں آپ اپنے ہاتھ سے ہل چلاتے اور تخم ریزی فرماتے (بیج بوتے)
اور اس سے اپنے اہل وعیال کی روزی کا سامان فراہم کرتے تھے ص ۶۸ اخبار الاخیار
دور شیخ ناگوری کے مؤلف اسکی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ چونکہ صوفی علیہ الرحمۃ
کو اللہ تعالیٰ نے تفقّہ فی الدین کی دولت سے نوازا تھا لوگ آپ سے علمی و
عرفانی سوالات اکثر وبیشتر کیا کرتے تھے۔

اور دوسری وجہ یہ لکھتے ہیں کہ موضع پچاگلی علاقہ سوالک میں ناگور
سے دو تین میل کے فاصلے پر دہلی کی راہ میں ہے آپ وہاں سکونت پذیر تھے
ان نسبتوں کی بنیاد پر سوالی کہا جاتا ہے ص ۱ دور شیخ ناگوری

ط ۲ اسلامی ڈائجسٹ شمارہ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں مرقوم ہے
نام حمید الدین لقب سلطان التارکین کنیت ابو احمد

لقب سلطان التارکین :۔ وہ کرم فرمانے والے خواجہ جو عطائے رسول
ہیں جنہیں دنیا غریب نواز کہتی ہے جنکے دریائے فیض سے ہر کوئی نہاتا ہے اور نہاتا رہیگا

غریبوں نے ثروت مانگی تو اسے محروم نہ فرمایا اہل علم نے علم و حکمت میں کمال کا سوال کیا تو اسے بھی محروم نہ فرمایا بے اولاد حضرات نے چوکھٹ چومی تو اسے اولاد عطا فرمائی بڑے بڑے بادشاہوں نے پا پیادہ حاضری دی تو فتح کی خوشخبری سنائی بلکہ جنکے دربار سے ہندوستان میں اولیاء کو ولایت ملی وہی بزرگ باکمال سلطان الاولیاء حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری علیہ الرحمہ ایک روز اپنے فیض کا دریا لٹا رہے تھے اور آپکے فیضان سے اولیاء کی جماعت فیضیاب ہو رہی تھی کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

مانگو کیا مانگتے ہو حاضرین مجمع میں صلحاء و اتقیاء تھے اولیاء اور وارث انبیاء تھے ایک نے کہا حضور دعا عطا ہو آپ نے اسے نوازا دوسرے نے کہا سرکار عقبیٰ آپ نے اسے عقبیٰ کے جاہ و جلال عطا فرمائے اسی مجمع میں آپکی بارگاہ کا تربیت یافتہ درویش محمد حمید الدین ناگوری بھی موجود تھے حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے فرمایا

حمید الدین صوفی جو تارک دنیا اور مستغنی آخرت ہے سلطان التارکین ما ہے اسی وقت سے آپکا لقب سلطان التارکین ہو گیا ۶۵ اخبار الاخیار

اسی عبارت کا عربی ترجمہ یہ ہے

اَلتَّارِکُ مِنَ الدُّنیا وَالفَارِغُ عَنِ العُقبیٰ سُلطَانُ التَّارِکِین مُحَمَّد حَمِید الدِّین الصُّوفِی:-

شرطِ تارک بزبانِ سلطانُ التارکین بموجودگیٔ خواجہ معین الدین

حضرت خواجہ نجم الدین سلیمان پروانہ فتحپوری علیہ الرحمۃ جو بڑے ہی پائے کے ولی گزرے ہیں جنہیں حضرت سلیمان تونسوی علیہ الرحمۃ سے بیعت وخلافت حاصل ہے اور حضرت صوفی علیہ الرحمہ کے پوتوں میں سے ہیں جنکا آستانہ فتحپور شیخاواٹی ضلع سیکر راج میں مرجع خلائق ہے آپکے پردہ فرمائے ایکسو گیارہ سال ہوئے فقیر سگِ بارگاہِ اولیاء نے بارہا حاضری دی ہے!

آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ قلعہ پر رونق افروز تھے دیگر مشائخ اور سلطان التارکین بھی موجود تھے

ایک درویش آیا اور اس نے خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ سے دریافت کیا کہ حضرت یہ بتائیں کہ تارک الدنیا کے لیئے کتنی باتیں ضروری ہیں۔

حضرت غریب نواز علیہ الرحمہ نے جواب دیا شریعت کے مطابق جو شخص اوامر اختیار کرے اور نواہی سے احتراز کرے تارک الدنیا کہلاتا ہے اور طریقت میں تارک کے لیئے نو صفات سے متصف ہونا ضروری ہے۔

اس درویش نے جب آپ سے وہ صفات دریافت کیں تو آپ نے سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ سے انکی وضاحت کے لیئے فرمایا تو حضرت صوفی علیہ الرحمہ نے بتلایا کہ

(۱) ہیشہ نہ کرے (۲) قرض نہ لے۔

(۳) اگر سات روز کا فاقہ بھی ہو تو اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرے اور مدد کا طالب نہ ہو

(۴) اگر اسکو رقم یا کپڑا یا غلّہ میسّر آئے تو اسکو اپنے لئے دوسرے دن کیواسطے محفوظ نہ رکھے۔

(۵) کسی کے لئے بد دعا نہ کرے

(۶) اگر کوئی اس سے نیک کام ہو تو اسکو اللہ کی رحمت رسول کی شفاعت اور پیر و مرشد کی شفقت تصور کرے

(۷) اگر کوئی برا کام سہو ریذیر ہو تو اپنے نفس کی خباثت پر محمول کرے اور آئندہ اس سے پرہیز کرے

(۸) جب اپنی منزلِ مقصود پر پہونچ جائے روزے رکھے اور شب کو قیام کرے

(۹) ہمیشہ خاموش رہے محض بوقتِ ضرورت گفتگو کرے۔

(سلطان التارکین صـ ۱۵۸ صـ ۱۵۹)

زوجۂ مکرمہ :۔ حضرت سلطان التارکین کی زوجہ محترمہ کا نام خدیجہ تھا یہ سیدانی قاضی قصبہ لاڈنو کی صاحبزادی تھیں جو کہ عین القضاۃ ہمدانی کی اولاد سے تھے (سلطان التارکین صـ ۹۲)

شیخ جمال الدین فرماتے ہیں کہ آپ زہد و ورع و اتقا میں اپنے زمانے کی رابعہ تھیں ہفتہ میں ایک نیم کے پتہ سے روزہ افطار کرتی تھیں (سیر العارفین)

حضرت سلطان التارکین علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی ہے اگر میری بیوی سے

بہتر اور بزرگتر دوسری عورتیں ہوئیں تو میرا عقیدہ اس سے ہوتا حضرت صوفی
علیہ الرحمہ کا آپکے متعلق یہ فرمانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ اپنے زمانہ
کی بہترین اور بزرگترین عورت تھیں

حضرت چاک پیراں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ دادی صاحبہ کی نصیحتوں
میں سے مجھے یہ نصیحت بہت ہی پسند ہے وہ فرمایا کرتی تھیں
کہ عزیز بھلو ہوئیں - بروانہ ہوئیں - اور سب کے پیارے ہوئیں (سلطان الذاکرین ص ۳۱۰)

آپ عالی ہمت اور صاحب کرامت تھیں لوگوں کے دل کی بات تک بتا دیتی تھیں
رحم دل اور سخی اسقدر تھیں کہ کسی سوالی کو اپنے در سے محروم نہیں لوٹاتی تھیں

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں (دسر و الصدور)
کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ میری بیوی سیدہ خدیجہ کی قبر پر جاکر
عرض کرے کیونکہ آپ نے کسی حاجتمند کو اپنے دروازہ سے محروم نہیں کیا
(بزرگوں کے عقیدے ص ۲۹۹)

ایک مرتبہ شاہ اگور نے ایک بنئے کے لڑکے کو گرفتار کرلیا اور یہ بی بی صاحبہ
کا منہ بولا بیٹا تھا بادشاہ نے اس سے کہا تیری رہائی کی بس یہی صورت ہے
کہ جس قدر تیرا جمع کیا ہوا مال ہے لاکر پیش کردو ورنہ بدستور مقید
رہے گا وہ لڑکا بی بی صاحبہ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ مکھن نکالتی
تھیں تو اس لڑکے نے کہا کہ مجھے اپنا مال بادشاہ کو دینا پڑے گا یا بغیر اس کے
میں چھوٹ جاؤں گا - آپ نے ایک تمثیل بیان کیں پھر ارشاد فرمایا تیرا حال بھی

ایسا ہی ہوگا جس طرح میں مکھن نہیں چھوڑوں گی اسی طرح بادشاہ تیرے پاس مال نہیں چھوڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ص۹۲-۹۳ ایضاً

اولاد و امجاد:- حضرت بی بی خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے اور صاحبزادی تولد ہوئے صاحبزادی کا نام معلوم نہ ہو سکا صاحبزادے کا اسم مبارک یہ ہے

(۱) شیخ عزیزالدین (۲) شیخ نجیب الدین

شیخ عزیزالدین:- آپکا اسم مبارک محمد سعید صوفی ہے آپ سلطان التارکین کے فرزند رشید ہیں آپکا شمار صوفیائے کاملین میں ہوتا ہے اپنے والد بزرگوار کے مرید اور خلیفہ تھے آپ عنفوانِ شباب ہیں بحالتِ وجد و سماع واصل بحق ہوئے واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ نفلی عبادت کی ایک رات کسی صوفی کے مکان پر محفل گرم تھی جب قوال یہ شعر گنگنایا۔

جاں بدہ و جاں بدہ و جاں بدہ　　فائدہ گفتن بسیار چیست

یعنی زبادہ قیل و قال سے کوئی فائدہ نہیں جان دیدے اور جان دیدے اور جان دے آپ نے زور سے ایک نعرہ لگایا اور فرمایا دادم دادم اور جان بحق تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ شعر آپکے والد بزرگوار حضرت سلطان التارکین علیہ الرحمہ کی غزل کا ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

مست شدی جستن خمار چیست　　پست شدی گفتن اسرار چیست

آپ ایک بلند پایہ عالم اور صوفی تھے آپ نے تفسیر امام ناصر الدین لکھنا شروع کیا ہی تھا کہ واقعہ مذکورہ کی بنا پر آپکا انتقال ہوگیا۔

آپکے بعد آپکے فرزند فریدالدین چاک پیرّاں نے اس کام کو انجام دینا چاہا جسپر صوفی علیہ الرحمہ نے فرمایا فرید جو تفسیر تمہارے والد لکھ رہے تھے وہ ادیبانہ طرز کی تھی مگر ذاکروں کے لئے جو تفسیر مفید ہے وہ راہ روز راوچہ کی ہے جو سعیدالدین ہنداں کے پاس ہے۔

آپکی تاریخ وفات ۲۲ رجب یوم دوشنبہ ۶۷۶ھ ہے

حضرت فریدالدین چاک پیرّاں فرماتے ہیں

قد توفی استاذی عزیز الملة والدین ما جاء المریدین مقتداً ان لیکن محمد سعیدی ابن احمد صوفی وقت الضحیٰ یوم الاثنین الثانی والعشرون / سیزدھم رجب ست ۶۷۶ھ

آپکا مزار حضرت صوفی علیہ الرحمتہ کے مزار شریف کے برابر ناگور شریف میں ہے لیکن موجودہ کتبہ پر آپکی تاریخ وفات ۲۲ رجب ۶۵۰ھ مرقوم ہے۔

آپکے تین فرزند تھے وحید - فرید - نجیب

جنکے بارے میں حمیدالدین صوفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا

وحید وحید من ست — وحید میرا وحید یگانہ فرد ہے

فرید صاحب سجادہ من است — فرید میرا صاحب سجادہ ہے

و نجیب صاحب دیوان ست — نجیب صاحب دیوان ہے

شیخ وحید انکے صاحبزادے شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنکے دو صاحبزادے

شیخ نظام الدین (۲) چھوٹے شیخ شمس الدین ہیں

(۱) شیخ نظام الدین علیہ الرحمہ کی اولاد زیادہ تر قصبہ جھنجھنوں میں ہے
خواجہ مخدوم حسین ناگوری جنکی درسگاہ مسجد پھول محل ناگور کے چبوترہ پہ لگا کرتی
تھی آپ اجمیر مقدس کے درسگاہ میں بھی مدرس رہ چکے ہیں اور حضرت خواجہ
غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار پر سب سے پہلے آپ ہی نے مقبرہ بنایا خواجہ حاجی
نجم الدین سلیمان پروانہ فتحپوری علیہ الرحمۃ جنکا ذکر ماقبل میں ضمناً مذکور ہوا ایسی
قابل ہستیاں حضرت شیخ نظام الدین کی اولاد میں سے تھیں جھنجھنوں میں اسی
خاندان کے چشم وچراغ عالم شریعت رہبر طریقت شمس المشائخ حضرت الحاج
محمد ہاشم صاحب قدس سرہٗ لائق ذکر ہیں

۲۔ حضرت شیخ شمس الدین علیہ الرحمۃ کی اولاد ناگور شریف راجستھان میں ہیں غالباً
انہیں کے خاندان سے پیر طریقت پیر محمد ایوب تارک موجودہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ
حضرت صوفی حمید الدین علیہ الرحمۃ ہیں۔

شیخ وحید نے بروز جمعہ گیارہویں شب ماہ جمادی الثانی ۶۷۳ھ
بعد نماز عشاء وفات پائی (سلطان التارکین ۳۱۲ص)

شیخ فرید الدین چاک پرّاں نے آپکی تاریخ وفات یوں بیان فرمائی ہے

قدم الی اللہ الاوحد شیخ الصوفیہ اخی
الاکبر الازھد وحید الملۃ والدین حمید الاسلام
والمسلمین بعد صلوۃ العشاء الحادی العشر من

جمادی الآخر ۶۷۶ھ ستة و سبعين و ست مائة ۔ آپکا مزار دادا بزرگوار کے مزار کے قریب ہے

شیخ فریدالدین علیہ الرحمہ آپکا اسم مبارک شیخ محمد سعید صوفی اور لقب فریدالدین چاک پراں ہے آپکی اکثر اولاد قصبہ رہتک ہانسی احمدآباد اور گوالیار میں تھیں۔

وجہ تسمیہ چاک پراں :۔ یہ ہے کہ قریب ایک من وزن چاک جوناگور کے لال پتھر کا بنا ہوا تھا آپ گلے میں ڈال کر بحالتِ سکر ناگور سے دہلی تشریف لے گئے تھے اور وہ پتھر قطب الدین بختیار کاکی کو جاتے ہوئے جانب جنوب بیچ منڈل کی طرف ہے اور آپکا مزار پاک بھی وہیں ہے سرورالصدور آپ ہی کی تالیف ہے جسمیں آپ نے جدامجد حضرت صوفی علیہ الرحمہ کے ملفوظات قلمبند فرمائے ہیں۔ ایضاً ص ۳۱۴

آپکی وفات انوار کے دن بوقتِ ظہر یکم جمادی الاول ۷۴۲ھ ہے ایک روایت کے مطابق آپکا سنِ وفات ۸۳۱ھ ہے جو اس مصرعہ میں مذکور ہے

در لقائے حبیب شد معدوم

۱ ۳ ۸ ھ

آپکے سات صاحبزادے تھے ۔ اوحدالدین احمد ۔ شیخ عزیزالدین ناصح الدین ۔ معین الدین ۔ مظہرالدین ۔ سعیدی بزرگ ۔ سعیدی خرد سعیدی بزرگ حضرت فریدالدین چاک پراں علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے اور خلیفہ تھے آپکا نام محی الدین تھا آپ سن سات سو پچیس ہجری ۷۲۵ھ میں

صاحب سجادہ ہوئے آپ سرور الصدور کتاب کے جامع ہیں جس میں حمید الدین صوفی اور شیخ فرید الدین چاک پراں کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں۔ شیخ عزیز الدین آپ بھی حضرت کے صاحبزادے اور خلیفہ تھے آپ علوم ظاہری و باطنی میں یکتا اور وجد ذوق وشوق میں بے مثل تھے

۲۔ شیخ نجیب الدین آپکا نام ابراہیم سعید صوفی اور عرف شیخ نجیب الدین صوفی ہے سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین دہلوی علیہ الرحمۃ سے آپکی دوستی تھی آپکے چار صاحبزادے تھے آپکی اولاد قصبہ بوندیلہ اور دوسرے قصبوں میں ہے دہلی (بائیس خواجہ کی چوکھٹ) میں بھی آپکی اولاد تھی۔ شیخ عزت اللہ۔ شیخ عبدالرحیم انکی اولاد میں سے دہلی میں تھے آپکی وفات ۲۷ صفر ۶۷۳ھ ہے

ناگور میں آمد :۔ آپ جب ناگور شریف تشریف لائے اس وقت آپکی عمر کیا تھی وہ مزار مبارک پر لگے کتبہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں

آپ دہلی میں پیدا ہوئے چالیس سال کی عمر میں یہاں ناگور تشریف لائے اور دین کی خدمت کی۔ ملک کے ہر گوشے سے مشکل اور الجھے ہوئے مسائل آپکے سامنے پیش ہوتے آپ انہیں اپنے علم خداداد سے نہایت حسن وخوبی کے ساتھ حل فرماتے غرضیکہ آپکی ذات گرامی نمونۂ اخلاق واسوۂ حسنۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھی آپکی کل عمر شریف الجسوبے ۱۲ ایضا

حج بیت اللہ :۔ سرور الصدور میں مذکور ہے کہ حضرت سلطان التارکین علیہ الرحمۃ

ناگور سے سفر حج کیلئے روانہ ہوئے تو تمام معتقدین دوست واحباب اور اعزا
آپکو مسجد بنی (یعنی حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری علیہ الرحمۃ کی مسجد جو شہر ناگور
کے محلہ خیرادبان میں واقع ہے) جسمیں پہلے جبہ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تھا اس نسبت سے یہ مسجد مسجد بنی کہلاتی ہے تک پہونچانے آئے۔

چنانچہ جب قاضی کمال الدین حضرت صوفی علیہ الرحمۃ سے بغلگیر ہو [illegible] آنسو
آپ نے فرمایا ہمیں مغتنم سمجھو یہ سن کر سب آبدیدہ ہوئے زمانے کے احباب و
اعزا کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ جب دوران سفر حج
ہمارا گروہ جو فقراء پر مشتمل تھا ایک مقام پر پہونچا تو میرے ساتھیوں نے
مجھ سے کہا آج تک تو ہم مانگ کر لائے ہیں آج آپ مانگ کر لائیں گے
اور ہم لوگوں کو کھلائیں گے آپ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور سوچنے لگے کہ
حاجت برآری کے لئے خدا کے سوا میں کس کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں گا۔

بہرحال خیالات کی اسی کشمکش میں آپ جھولی ہاتھ میں لٹکا کر چل پڑے
مگر منہ سے کسی قسم کی صدا نہیں لگاتے۔

فرماتے ہیں کہ ایک عورت مجھے بغور دیکھ رہی تھی میں نے کہا
بی بی کیا دیکھتی ہو اور کیا سوچتی ہو اس نے جواب دیا اے فقیر میں یہ سوچ
رہی تھی کہ تو گداگر نہیں ہے آپ نے کہا تو کہتی ہے تو ٹھیک ہے یہ زندگی
کا پہلا اتفاق ہے اس نے کہا اپنی جھولی دیدو وہ عورت تھیلی دودھ
اور چاول سے اتنی بھر لائی کہ دوسرے گھر جانے کی ضرورت نہ رہی۔

پھر میں اپنی قیام گاہ پر واپس آ گیا اور کھانے سے بھری ہوئی جھولی ساتھیوں کے سامنے رکھ دی وہ کھانا سب نے خوش ہو کر کھایا۔

وفات حسرت آیات:۔ حضرت سلطان التارکین زندگی میں ہی مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا کے مصداق تھے جیسا کہ آپکے مجاہدات نفسی و عبادات و ریاضت سے ظاہر ہے آپکے اس قول سے جو سرور الصدور میں مذکور ہے۔

پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی وفات سے آگاہ تھے شیخ فریدالدین چاک پراں تحریر فرماتے ہیں شیخ بزرگ ایک روز بول بیٹھے تھے یارانِ طریقت و خلفاء آپکے گرد جمع تھے آپ نے فرمایا کہ اگر اسوقت میرا قالب بے روح ہو جائے تو تجہیز و تکفین میں عجلت نہ کرنا یہ سن کر سب کو تعجب ہوا کیونکہ اتباعِ سنت تجہیز و تکفین میں عجلت کرنا ہے۔

پھر تھوڑی دیر بعد آپنے فرمایا اسوقت میری روح قالب چھوڑ کر عالم بالا چلی جاتی ہے اور دیر میں واپس ہوتی ہے اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد آپکو مرض الموت لاحق ہوا شیخ فریدالدین چاک پراں نے عرض کیا۔

بابا اگر ایسے میں آپکے جسم کو بے روح پایا جائے تو تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے یا نہیں آپ نے فرمایا وہ بات اور تھی میرے انتقال کے بعد تجہیز و تکفین و تدفین میں عجلت کی جائے۔

معتبر کتب سیر میں مرقوم ہے کہ حضرت صوفی سلطان التارکین حمید الدین علیہ الرحمہ

کا وصال ۲۹ ربیع الآخر سنہ ۶۷۷ھ بعہد سلطان غیاث الدین تغلق واقع ہوا

آپکی رحلت کی تاریخ جو کتبہ پر مرقوم ہے وہ یہ ہے ۔ ۱۲۸۰ ۔ ۱۲۹ھ

بعد عصر دوشنبہ بتاریخ ۲۹ ربیع الآخر سنہ ۶۷۳ھ علی شاہد

بزرگوں کے عقیدے کے مصنفانے آپکا سنِ وصال سنہ ۶۷۷ھ لکھا ہے

ناشر الحدیث فی الہند محقق علی الاطلاق عبد الحق محدث دہلوی مصنف کتب کثیرہ

نے آپکی وفات ۲۹ ربیع الآخر سنہ ۶۷۳ھ لکھی ہے

حضرت نجم الدین سلیمان پروانہ فتحپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب کے حاشیہ پر حضرت فرید الدین چاک پرّاں کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی ہے ۔

جدی واستاذی حمید الملۃ والدین
محمد ابن احمد صوفی بعد اداء العصر
من یوم الاثنین التاسع والعشرین من
ربیع الآخر سنہ ۶۷۷ھ سبع وسبعین ستمائۃ

۱۲۹ھ (سلطان التارکین)

فتح محمد عباسی ناگوری نے آپکی تاریخ وفات اسطرح نظم کی ہے

اے شاہِ تارکین تو ئی واصلِ خدا
بر نام پاک تو بکنم جان خود فدا

اے سلطانِ تارکین آپ واصلِ خدا ہو
آپکے مقدس نام پر اپنی جان میں نثار کرتا ہوں

بہرِ سالِ اگر کسے زتو تاریخ سال را
از تارکین ترک دہی حرف دال را

ھ ۶۷۷

آپکی وفات شریف ایک سانحۂ عظیم تھی ہر شخص اشکبار تھا آپکے جنازہ کے ساتھ تمام مسلمانانِ ناگور موجود تھے نمازِ جنازہ آپکے پوتے شیخ فریدالدین چاک پرّاں نے پڑھائی تھی۔

جانشین :۔ آپ نے اپنا جانشین اپنے صاحبزادے حضرت شیخ عزیزالدین کی موجودگی میں اپنے پوتے شیخ فریدالدین چاک پرّاں کو بنایا تھا۔

واقعہ یوں ہے سلطان التارکین اپنا بیشتر وقت دشت و صحرا میں صرف فرماتے تھے اور جب تشریف لاتے تو اکثر آپکے سر پر دستار مبارک نہیں ہوتی تھی۔

کیونکہ آپ کسی نہ کسی کو بخش دیا کرتے تھے۔

ایک روز سر مبارک پر دستار دیکھکر آپکے صاحبزادے شیخ عزیزالدین نے عرض کیا بابا اگر دستار کسی کو مرحمت کردی ہے تو دوسری پیش کی جائے آپ نے فرمایا نہیں کسی کو نہیں دی ہے میں نے رات خواب دیکھا تھا کہ آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوا ہے جنکے ہاتھ میں کتابیں تھیں اور وہ مجردوں کے نام لکھ رہے تھے ان میں سے ایک بولا حمید کا نام بھی لکھ دو دوسرے نے کہا ابھی تو اسکے چار گز کپڑا

بندھا ہوا ہے اسکو مجذوں میں کیسے لکھا جا سکتا ہے وہ باتیں کر رہے
تھے کہ میں نے خواب میں ہاتھ بڑھا کر دستار اتار کر دے دی اس پر انہوں
نے مجھے بھی اسی زمرہ میں لکھ لیا صبح بیدار ہونے پر میں نے دیکھا کہ دستار
جس جگہ میں نے خواب میں پھینکی تھی پڑی ہے۔

شیخ فریدالدین فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سمجھ گئے کہ بابا آج سے
دستار نہیں باندھیں گے آپکے صاحبزادے شیخ عزیزالدین نے عرض کی
بابا دستار کا اب کیا کیا جائے۔

انکی خواہش تھی کہ انکو دے دی جائے آپ نے فرمایا کہ اے
عزیز اگر تم کہو تو یہ دستار فریدالدین کو دیدوں شیخ عزیزالدین نے
عرض کیا بہتر چنانچہ شیخ بزرگ دستار لائے اور فریدالدین کو عطا فرمائی
بیٹے کی موجودگی میں پوتے کو خلافت سے نوازنے میں یہ راز مضمر تھا اور
یہ آپ پر نور باطن کے ذریعہ سے روشن ہو چکا تھا کہ آپکے صاحبزادے
شیخ عزیزالدین عین حیات میں ہی فوت ہو جائیں گے آپ نے اس لئے
دستار خلافت اپنے پوتے شیخ فریدالدین کو عطا فرمائی چنانچہ ایسا ہی ہوا
شیخ عزیزالدین آپکی حیات طیبہ میں فوت ہو گئے۔ ص ۱۳۳ ایضاً

خلفاء:- شیخ ابوبکر کہانی (کہائی) نصیرالدین خوئی۔ یس ترک
شیخ صلاح الدین۔ شیخ عبداللہ۔ ص ۱۰۶ ایضاً
شیخ یونس احمد بن یوسف سیستانی۔ سید حیدر محمود قتال۔

حضرت دانا شبیر - حضرت رانا دھیر - حضرت شاہ امیر محمد

صد ۹۳ (خواجہ خواجگان)

وصیّت: - حضرت صوفی علیہ الرحمۃ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر کوئی چاہے کہ میری روح کو کچھ دے تو اسکو چاہیئے کہ گوشت نہ دے بالفاظ دیگر

صد ۱۳۱ ایضاً۔

* * * * * * * *

آپ نہیں چاہتے تھے کہ آپکی خاطر کسی جاندار کی جان لی جائے اس لئے آپکی اس وصیت کے مطابق آپکی اولاد آپکی فاتحہ گوشت پر نہیں دلواتے حتیٰ کہ آپکے معتقدین اولادیں اور اہلِ ناگور عموماً اس قدر اہتمام کرتے ہیں کہ دورانِ عرس گوشت ہفتوں پہلے ہی بند کردیتے ہیں چنانچہ آپکی ذات سے منسوب ادارہ۔

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ واقع گاندھی چوک میں بھی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے مطبخ میں گوشت نہیں بنتا اور نہ گوشت کھاکر لوگ درگاہ شریف جاتے ہیں اور عرس کے موقع پر آج بھی لنگر میں گوشت نہیں تقسیم ہوتا اور نہ ہی بنتا ہے۔

مکتوباتِ صوفی آپکے بیشتر خطوط ہیں جن میں سے صرف دو خط بطور تبرک پیش ہے۔ وہ بھی ایسی مقدس اور برگزیدہ ہستی کے نام ہے جنکا زہد و ورع میں اعلیٰ مقام ہے حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ - جنکے یہاں خط لکھنے کیلئے

فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ اپنے بھائی کو خط لکھوں
تو کس لقب کے ساتھ شروعات کروں پھر آپ نے کہا اچھا جو لقب
لوحِ محفوظ پہ آپکا ہے اسے ہی نقل کرتا ہوں آپ نے دیکھا تو مرقوم تھا
شیخ الاسلام والمسلمین بہاؤالدین ذکریا (شش بہشت)

آپکے نام حضرت سلطان التارکین علیہ الرحمہ کا ایک خط یوں ہے

(۱) نصوصِ احادیث اور مشائخ کا اس پر اجماع ہے کہ دنیا اور متاعِ دنیا
وصول الی اللہ میں آڑے آتا ہے جبکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے بعض
مشائخ کے پاس دنیا کا کافی ساز و سامان ہے اور اسکے باوجود ان سے
خوارق و کرامت کا ظہور بھی ہوتا ہے تو اس مسکین کو اس سلسلہ میں
بڑی حسرت ہوتی ہے۔

اگر جنابِ عالی اس اشکال کو حل فرمادیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

اخبار الاخیار ص ۷۹

(۲) شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ کو تحریر فرمایا۔
مشہور ہے کہ ذکر الٰہی میں مشغول لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان سے
اللہ کا کتنا قرب فوت ہو گیا تو ہنسیں گے کم اور روئیں گے زیادہ اور اگر
قرب الٰہی میں مشغول لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان سے کچھ فوت ہوا ہے تو وہ
خون روئیں گے۔

اور اگر انسِ الٰہی میں مشغول لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ذاتِ حق سے

کیا نوت ہوا ہے تو انکے کلیجے پھٹ جائیں گے ۔ صٓ اخبار الاخیار

اقوال زرّیں :- ترکِ دنیا کی راہ صرف یہی ہے کہ درویش عالی ہمت ہو صٓ ۱۰۸ ایضاً

ترک طلب :- فرمایا کہ اہل شبہ کے مانند حق تعالیٰ کی طلب نہ ہو اور معطلوں کے مانند ترکِ طلب نہ کر۔

سلوک :- فرمایا کہ سلوک کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ دو جہاں سے فارغ ہو اور مقصود یہ ہے کہ خود نہ رہے ۔ ایک راہ در پیش ہے "تاریک اور دراز تجھ کو ایک عمر دی ہے بے ثبات کوتاہ "تاریکی میں تیرے واسطے مطلع عنایت سے ایک چاند طلوع کیا ہے اٹھ اور دوڑ اس ماہِ نیر کو غنیمت جان اور اس عمر کو گزرا ہوا اور اپنے آپ کو مردہ سمجھ ۔

شریعت و طریقت :- جس طرح اپنی جان کو اور تن کو جانتے ہو اسی طرح شریعت طریقت کو سمجھ طریقت جانِ شریعت ہے آپ سے دریافت کیا گیا کہ اربابِ شریعت اور اصحابِ طریقت کی راہ کونسی ہے ارشاد فرمایا اہل شرع کی راہ نفسِ حال سے باہر آنا بیکر ذاتِ حق کی طرف متوجہ ہونا اور سالکانِ طریقت کا رستہ جان و دل سے گزرنا اور راہِ وحدت میں قدم رکھنا ہے ۔

فقر:۔ جب آپ سے پوچھا گیا آتشِ دوزخ کا فقیروں سے کیا کچھ تعلق ہے تو فرمایا کہ نارِ دوزخ اہلِ فقر کے ساتھ کچھ آمیزش نہیں رکھتی

بہشت کی آگ فقر کی تاب نہیں لا سکتی

آپ فرماتے ہیں جو شخص رب کو روزی رسانی کے باب میں نہیں پہچان سکتا وہ اسکو کسی مقام میں نہیں پہچان سکتا

حضرت صوفی علیہ الرحمۃ کی کرامتیں:۔ حضرت حمید الدین علیہ الرحمۃ جس جگہ معتکف تھے ادھر سے غیر مسلموں کی گزرگاہ تھی آپ ان غیر مسلموں کو بھی دیکھتے تھے اسی طرح لوگ اس گزرگاہ سے آتے جاتے تھے کہ آپ نے ایک دن ایک غیر مسلم کو دیکھکر فرمایا کسی دن یہ خدا کا ولی ہوگا۔

سب کو اس پر بڑا تعجب ہوا ایک درویش کی بات کے صحیح ہونے کا شدت سے انتظار کیا جانے لگا بالآخر وہ وقت آیا کہ وہ غیر مسلم پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھکر مشرف بہ اسلام ہوگیا

حضرت صوفی علیہ الرحمہ کا ناگور میں بڑا شہرہ ہوگیا اس درویش نے جو بات کہی تھی بالکل درست ثابت ہوگئی۔

اس واقعہ سے حضرت صوفی علیہ الرحمۃ کی روحانیت کا اندازہ لگائیں۔

پڑھا کلمہ نبی کا شوق سے اس غیر مسلم نے
کہا تھا جو بھی صوفی نے وہ پورا کر دیا رب نے

گلدستۂ حمید

(۲) حضرت فریدالدین الملقب چاک بڑاں علیہ الرحمۃ اپنے دادا سلطان التارکین حضرت صوفی علیہ الرحمۃ کی یہ کرامت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صوفی علیہ الرحمہ کہیں جا رہے تھے راستہ میں ایک عجیب ماجرا دیکھا کہ ایک مقروض نہایت غمگین اور اداس ہے اور قرض والا اسے ستا رہا ہے آپ نے قرض والے کو سمجھایا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔

آپ نے اپنی چادرِ ولایت کو زمین پر مارا زمین شق ہوگئی اور اشرفیوں کے انبار برآمد ہوئے پھر آپ نے اس قرض دینے والے (دائن) سے کہا تیرا جتنا قرض بنتا ہے میرے سامنے اپنے ہاتھوں سے اٹھالو۔

پھر کہا دائن سے جتنا قرض ہے
لے اٹھا ہاتھوں سے میرے سامنے

(۳) ایک مرتبہ آپ یادالہٰی میں مصروف تھے سجدے میں سر تھا اور اللہ سے لو لگائے ہوئے تھے چڑیا نے آپکی پگڑی میں گھونسلہ بنا کر انڈے دے دیئے آپ نے سجدے سے سر اسوقت تک نہیں اٹھایا یہاں تک کہ انڈے سے بچے بڑھکر باہر نکل گئے حالانکہ آپ کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس چڑیا نے انڈے دیدیئے ہیں اگر میں سر اٹھاؤں گا تو اسکے انڈے پھوٹ جائیں گے۔

مصرعہ۔ عمامہ پاک کو عصفور سمجھے اپنا گھر صوفی

۔ رسالہ صوفیہ ۔

۴۔ ایک گائے بارگاہ صوفی میں حاضر ہوئی اسکے پیچھے ایک شخص تھا جو اسے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا گائے نے اپنی زبان میں کچھ عرض کیا آپ یہ سن کر رحم آگیا آپ نے اس شخص کو گائے کی قیمت ادا کر کے گائے کو چھوڑ دیا۔

(افضلیت صوفی)

(۵)۔ منقول ہے کہ آپ اپنے پیر و مرشد خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی مسجد اجمیر شریف میں امامت فرماتے تھے جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو ہر مقتدی کو عرش اعظم نظر آتا تھا ہر مقتدی بزرگ اسکو اپنی کرامت سمجھتا تھا ایک روز آپ مسجد میں موجود نہ تھے اسلئے کسی دوسرے بزرگ کو امامت کرنی پڑی اس روز کسی کو عرش اعظم نظر نہ آیا تب یہ راز کھلا کہ جلوۂ عرش معلّٰی محض آپ ہی کی بدولت نظر آتا ہے امامت کی غرض سے آپ روزانہ ناگور سے اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے معمول تھا کہ صبح کی نماز پڑھا کر بغیر کسی سواری کے ناگور چلے جاتے پھر ظہر کے وقت اسی طرح اجمیر آکر ظہر کی نماز پڑھاتے اور بعد نماز عشاء پھر ناگور واپس ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جاتے ناگور سے اجمیر کا فاصلہ ۱۵۰ کلو میٹر ہے۔

(بزرگوں کے عقیدے)

(۶)۔ ایک مرتبہ سلطان شمس الدین التمش اپنی تئیس ہزار لشکریوں کے ساتھ ملاقات کے لئے حاضر ہوا خادم کے مطلع کرنے پر فرمایا جاؤ گھر میں جو کچھ ہے لے آؤ۔ خادم گھر میں گیا اور تقریباً ڈھائی پاؤ آٹا باجرے کا

لیکر آیا آپ نے ایک دیگ میں ڈال کر اسکو پکوایا اور حکم فرمایا کہ سب کو اپنے اپنے اعتبار سے اپنی اپنی پسند کا کھانا کھلاؤ وہ جو کچھ بھی مانگیں اس دیگ سے نکال کر کھلاؤ چنانچہ بادشاہ کی ۳۲ ہزار فوج ڈھائی پاؤ آٹے میں حسبِ خاطر کھانا کھا کر آسودہ ہو گئی۔

سلطان شمس الدین التمش اس کرامت سے بڑا متاثر ہوا۔ اور جواہراتِ بیش قیمت پیش کیا آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور سلطان کو آنکھیں بند کرنے کا حکم دیا سلطان نے تعمیلِ حکم کی جب آنکھیں کھولیں تو اسے ہر طرف سونا ہی سونا نظر آیا۔ (دورِ شیخ ناگوری)

(۷) ایک مرتبہ حضرت صوفی علیہ الرحمہ لاڈنوں جو کہ ناگور کا ایک قصبہ ہے جہاں آپکی سسرال ہے تشریف لا رہے تھے اسوقت راہ میں کسی سایہ دار درخت کے نیچے تھوڑی دیر آرام فرمانے کی غرض سے بیٹھ گئے آپ وہاں سے واپس اٹھ کر روانہ ہوئے تو ایک چیونٹی آپکے لباس پر چڑھکر آپکے ہمراہ ناگور چلی آئی جب آپنے دیکھا تو بڑے رنجیدہ ہوئے اس خیال سے کہ میری وجہ سے اس چیونٹی کا اپنا گھر اور اپنے لوگ چھوٹ گئے اور اپنے قبیلے سے بچھڑ گئی اسی وقت آپ چیونٹی کو ایک ڈبیہ میں رکھکر اسی مقام پر جاکر چھوڑ دیئے جہاں سے وہ آپکے ساتھ آگئی تھی اس عمل کے سبب امان الارض کا ربّ العزت کی جانب سے خطاب عطا ہوا۔

(رسالۂ صوفیہ)

सैचारन
(۸) - ایک ہندو کوی (شاعر) جسکا غالبًا سیچارن نام تھا
آپکی شہرت سن کر آپکی زیارت کا متمنی ہوا اس غرض سے جب وہ آپکا دیدار
کرنے آیا تو دور سے کیا دیکھتا ہے کہ صوفی حمید الدین ناگوری ایک درخت کے
سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں گائے کے نتھنوں پہ چاقو چلا رہے ہیں اسکو بڑی
حیرت ہوئی اور یوں کہا - ایک بڑوا دگوں بھیو تو ملیا تار
اس مصرعہ کو حضرت صوفی علیہ الرحمہ نے سن لیا مگر آپ اپنے کام میں
لگے رہے بالآخر وہ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے آگے بڑھا جیسے یہ قریب
پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ صوفی علیہ الرحمہ گائے کے نتھنوں سے چاقو کے
ذریعہ کیڑوں کو ہٹا رہے تھے اور گائے کے زخموں کی مرہم پٹی فرما رہے
ہیں اس کوی (شاعر) نے فورًا ہی دوسرا مصرعہ کہا

" آنکھ تلے آوے نہیں اور کوئی داتار "

ان دونوں مصرعے کا مفہوم یہ ہے کہ اے صوفی تم سے مل کر میں بہت
دکھی ہوا اور جب قریب سے حالات دیکھا تو بولا کہ اب کوئی داتا میری
نظر میں تیرے سوا سماتا نہیں - (رسالۂ صوفیہ)

یہ وہی سلطان التارکین ہیں جنکی زندگی تعلیماتِ مصطفوی
کی مکمل آئینہ دار ہے -

جنکے اندازِ شفقت میں حضرت شبلی علیہ الرحمہ کا رنگِ ترحم نظر آتا ہے
جنکی اقتداء میں مقتدیوں کو جلوۂ عرشِ حق نظر آتا ہے -

جنکی بخشش میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سنت و سخاوت صاف جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ جنکا تخلیہ اور ترک تعلق اور گوشہ نشینی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے طریقے کی غمازی کرتا ہے

بلند دروازہ :- ناگور شریف کی سب سے قدیم عمارت، حضرت سلطان التارکین الشیخ صوفی محمد حمید الدین علیہ الرحمہ کے مقبرہ کا یعنی بلند دروازہ ہے جو عہد تغلق کے ۷۳۲ھ میں تعمیر ہوا جس کے بارے میں سرجان مارشل نے یہ لکھا ہے۔

کہ ایک بلند دروازہ ہے جو اجمیر مقدس میں واقع ڈھائی دن کے جھونپڑے) کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے جسمیں محرابوں میناروں کا ایک تسلسل ہے مگر بقول کسے —— حضرت صوفی علیہ الرحمہ کا بلند دروازہ آپکی عظمت و بزرگی اور برتری کا شاہد ہے۔

یہ بلند دروازہ بیکسوں کی امید کا مرکز ہے کمزوردل کو توانائی بخشتا ہے اور آپکی حکومت کا گواہ ہے یہ بلند دروازہ آپکی روحانی سلطنت کا اشارہ ہے یہ دروازہ اس بادشاہ کا ہے جسکی سلطنت کو زوال نہیں یہ بلند دروازہ آپکے پیر و مرشد خواجہ خواجگاں شاہ ہندوستاں علیہ الرحمہ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے یہ دروازہ عرفان حق کے راز کو آشکار کرتا ہے۔

یہ بلند دروازہ سلطان التارکین علیہ الرحمہ کی عظیم المرتبت ہستی کی ولایت کا ترجمان ہے۔

یہ دروازہ البسادروازہ ہے جس سے روحانیت کا درس ملتا ہے اور اس پر حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام سے مروی یہ نصیحت جلی حرفوں میں کندہ ہے۔ عن سلیمان علیہ السلام اعظم المصائب فوت الوقت بلا فائدۃ حضرت سلیمان علیہ السلام سے مروی ہے کہ سب سے بڑی مصیبت بے فائدہ وقت کا ضائع کر دینا ہے! یہ نصیحت دروازے سے ہر گزرنے والے کو ایک انمول وقت کی قدر و قیمت کا پتہ دیتی ہے۔

اور آپکی مسجد شریف میں محراب کے اوپر لگے کتبہ میں یہ شعر آپ کی ذاتِ اقدس کی رہنمائی کرتا ہے۔

بخانقاہ ولی صوفی حمید الدیں — کہ ہست سایۂ ذاتش پناہ اہل یقیں

یعنی صوفی حمید الدین ولی کی ایسی مقدس اور سادہ خانقاہ جسکی ذاتِ اقدس کا سایہ اہلِ عرفان و یقین کے لئے پناہ و امان ہے

سلطان محمد تغلق کی دلی تمنا تھی کہ آپکے مزارِ مبارک پر ایک عالی شان گنبد تعمیر کرائے چنانچہ یہ ارادہ دل میں لئے ہوئے جب رات کو سویا اور جب سو کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکے سینے پر ایک کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے۔

اور یہ شعر — قبہ ام آسمان و فرش زمیں — روضۂ صوفی حمید الدیں

یعنی ہمارا گنبد تو آسمان ہے اور ہمارا بچھونا (فرش) زمین یہی روضۂ صوفی حمید الدین ہے۔ (رسالۂ صوفیہ)

۳۹۶

آپکے دروازے کی عمارت اور مقبرہ او شہر ناگور کی چہار دیواری سلطان محمد تغلق نے بنوائی۔ اخبار الاخیار

ناگور اہل اللہ کا مدفن:۔ صوبۂ راجستھان کا یہ قدیم تاریخی شہر بارہا اجڑا اور آباد ہوا جسکے دامن میں اولیائے کرام کا ایک مقدس قافلہ آسودۂ خواب ہے۔

ناگور اپنے جغرافیائی نقشہ کے حساب سے صوبۂ راجستھان کا بیچ سینٹر ہے اسے مدینۃ الاولیاء و حدیقۃ الاولیاء کے نام سے بھی جانا جاتا ہے ناگور کے مشہور ترین اولیاء میں حضرت صوفی حمید الدین ناگوری، حضرت فرید الدین چاک پراں، حضرت صوفی عزیز الدین حضرت خواجہ احمد حسین ناگوری، حضرت رضی الدین علیہ الرحمہ دادار حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبد السلام درگاہ ڈوڈی پیر حضرت احمد علی باجی علیہم الرحمۃ والرضوان کے اسماء قابل ذکر ہیں جنکے بدولت سلسلۂ چشتیہ کی تعلیمات کو پورے راجستھان میں بڑا فروغ حاصل ہوا نیز ناگور شریف میں حمید الدین سات بزرگ ہوئے ہیں۔

۱۔ حمید الدین ریحانی:۔ آپ جلیل القدر بزرگ ہیں اور آپ غازی معز الدین المشہور شہاب الدین غوری کے حملوں سے قبل ۴۸۷ ہجری میں ناگور تشریف لائے آپ سنسکرت کے جید عالم تھے۔ ہندو مسلم دونوں ہی آپ کو پنا پیشوا مانتے تھے آپکے انتقال پر جنازہ اٹھانے کی بابت ہندو مسلم ختلاف رونما ہوا ہر فریق آپکی تجہیز و تکفین اپنے طریقہ پر کرنا چاہتا تھا اکثریت کی بنا پر ہندو اس جھگڑے میں غالب آئے اور آپکی نعش مبارک (لاش) ارتھی بنا کر ماہی دروازہ کی طرف چلے مگر راستے میں لاش غائب ہوگئی۔

جب ہنود کو پتہ چلا کہ لاش مالک مسلمانوں کے مجمع میں موجود ہے تو ہندوؤں نے آپکی نعش مبارک کو دوبارہ اٹھانا چاہا مگر نہ اٹھی اسکے بعد مسلمانوں نے آپکی تجہیز و تکفین بطریقۂ اسلام انجام دی ص ۵۶

۲۔ **حمید الدین مغربی** :- آپ بڑے صاحبِ کرامت بزرگ گزرے ہیں آپکا مزارِ مبارک سلطان التارکین کی بارگاہ کے احاطہ میں انتری سائڈ کونے پر ہے۔

۳۔ **حمید الدین خوئی** (۴) **حمید الدین عصا**
۵۔ **حمید الدین کاسہ** ان تینوں بزرگوں کے مزارات ماہی دروازہ کے باہر احاطہ سہروردیان میں متصل مزار حضرت مولانا ظہیر الدین واقع ہیں

منقبت در شانِ حضرت حمید الدین خوئی علیہ الرحمۃ

مرتبہ اونچا ہے تیرا اے حمید الدین خوئی
ذات اقدس تیری اعلیٰ اے حمید الدین خوئی

حضرت صوفی حمید الدین کے استاذ ہیں
آپکا رتبہ ہے بالا اے حمید الدین خوئی

سبکی خاطر آپکا دربار یہ تریاق ہے
سب پہ چھایا فیض تیرا اے حمید الدین خوئی

ہیں یہاں لوہار پورہ کے زن و فرزند سب
سبکا کردو پار بیڑا اے حمید الدین خوئی

ملتجی ہیں سب تیرے دربار میں آقا حضور
مانگتے ہیں اک سہارا اے حمید الدین خوئی

حاضر دربار ہوں اب ہو ادھر نظر کرم
ہے تیرا شعیب بندا اے حمید الدین خوئی

۶۔ **قاضی حمید الدین علیہ الرحمہ** - آپکا اسم گرامی محمد بن عطا ہے آپ ہندوستان کے قدیم مشائخ میں سے ہیں علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے اور خواجہ غریب نواز کے سمدھی تھے اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی علیہ الرحمۃ کے مصاحبین سے تھے اگرچہ آپکو سلسلۂ سہروردیہ سے بھی نسبت ہے آپ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کے مرید اور خلیفہ تھے آپ جامع علوم شریعت واقف اسرار طریقت و حقیقت تھے آپکا مزار مبارک دہلی میں بمقام مہرولی حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کے بائیں ایک اونچے چبوترے پر واقع ہے سلطان التارکین راقم الحروف سگ بارگاہ اولیاء نے متعدد بار حاضری دی ہے جو فی زمانا ایک چھوٹی سی مسجد ہے جسکے صحن میں آپ آرام فرما ہیں

۷۔ **سلطان التارکین صوفی محمد حمید الدین علیہ الرحمۃ والیٔ ولایت ناگور** :۔ اکبری جامع مسجد سے کچھ آگے آپ جب پہونچیں گے تو شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ عبد السلام علیہ الرحمہ کا مقدس آستانہ ہے آپکے والد کا نام خواجہ نذر محمد صاحب علیہ الرحمۃ جنکی درگاہ جودھپور ناگوری گیٹ کے باہر شب ہاؤس کے سامنے ہے حضرت خواجہ عبد السلام علیہ الرحمہ علم و حکمت میں ید طولیٰ رکھتے تھے فارسی کے علاوہ سنسکرت، پنجابی اور دیگر کئی زبانوں پر مہارت تامہ رکھتے تھے آپکے مبارک ہاتھ سے لکھی ہوئی آیات قرآنیہ دیکھنے کے بعد

آج کی طباعت ہیچ ہے۔

آپکے مریدین ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش عرب ممالک پاکستان میں بھی ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۷ء میں حج بیت اللہ کیا اور سعودیہ عربیہ میں آپکی بہت سی کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں جنکو دیکھ کر کافی حضرات آپکے مرید ہوئے۔

خواجہ عبدالسلام نے دینیات کے علاوہ طب حکمت اور علم جفر پر بھی کافی کتابیں لکھیں ہیں۔ آپ کا مقدس آستانہ ڈوڈی پیر کے نام سے مشہور ہے

(رسالہ صوفیہ)

اور محلہ پیر بلخ حضرت ابراہیم عرف پیر بلخی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ایک مسجد میں تہہ خانہ میں ہے آپکے موجودہ لگے کتبہ پر تاریخ وفات ۷ رجب ۱۱۱۱ھ ہے اور یہ مسجد مسجد بلخ بخارا والی کہلاتی ہے

قلعہ کی ڈھال کے کچھ پرے حضرت احمد علی بانجی علیہ الرحمۃ کا مزار مقدس ہے اور حضرت العلام مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ (داماد حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ) و صاحبزادے قاضی حمید الدین علیہ الرحمہ) بھی اسی سرزمین پر آسودۂ خواب ہیں اور پیر عبدالحمید علیہ الرحمہ بھی اسی مقدس سرزمین میں مدفون ہیں —— الغرض جابجا اولیاء اللہ مقدس سرزمین ناگور پر آرام فرما ہیں کا نام اسی لئے مدینۃ الاولیاء اور حدیقۃ الاولیاء ہے جسکے گلشن سے اہل ناگور خصوصًا اور قرب وجوار کے عمومًا مہکتے اور پھلتے اور پھولتے ہیں۔

معلوماتی مکالمہ

یہ وہ مکالمہ ہے جسے دار العلوم صوفیہ حمیدیہ کے طالب علم نے سالانہ جلسہ کے موقع پر پیش کیا تھا گویا پوری کتاب کا اجمالی خاکہ ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال ۔ سب سے پہلے اپنا مختصر تعارف دیوانگانِ صوفی حمید الدین علیہ الرحمہ سے کرائیں۔

جواب ۔ جی میرا نام ذاکر حسین ہے میں دار العلوم صوفیہ حمیدیہ کا متعلم ہوں

سوال ۔ کیا آپ یہ بتانے کی زحمت گوارہ کریں گے کہ صوفی حمید الدین علیہ الرحمہ کون ہیں اور کہاں پیدا ہوئے

جواب ۔ جی ہاں میں یہ بتا سکتا ہوں کہ میں محبوب علی گدائے صوفی علیہ الرحمہ ہوں ضرور ضرور اپنی معلومات کو آپکے کانوں تک پہنچاؤں گا ملاحظہ فرمائیں ۔ آپ آفتابِ ناگور اور شمع ولایت کے درخشندہ ستارے راہِ سلوک کے سالک لا الٰہ الا اللہ کی عملی تصویر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تنویر عشق و عرفان کی دنیا میں سلطان التارکین کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں آپکی ولادت باسعادت ۵۷۱ھ کو دہلی میں ہوئی

سوال ۔ کیا آپ ان نفوسِ قدسیہ کے بارے میں بتائیں گے جن سے آپ علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوئے

جواب :- بے شک آپ تصوف کی کتابیں اٹھائیے اور پڑھیے، آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے تین استاذ ہیں (۱)۔ علومِ ظاہری کے شمس الدین حلوائی علیہ الرحمہ (۲)، بیعت وخلافت کے حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز علیہ الرحمہ (۳) خرقہ یعنی علومِ مجلسی کے حمید الدین خوئی علیہ الرحمہ۔

سوال - اچھا آپ یہ بتائیں کہ آپ کو حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز نے بیعت وخلافت سے کس مہینے میں نوازا۔

جواب - اس روحانی تاجدار نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی خلعت سے مزین ومرصّع اور الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کے تاجِ زریں کا مصداق پایا تو انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے ۲۲ شعبان المعظم بوقت ظہر بیعت وخلافت سے نوازا۔

سوال - ہاں اب یہ بتائیے کہ آپ (حمید الدین علیہ الرحمہ) کا نسب کیا ہے

جواب - آپ سلسلۃً فاروقی ہیں، تاریخ کی اکثر وبیشتر کتابوں میں فاروقی وسوالی درج ہے بعض مؤرخ نے پندرہ اور بعض نے ستر اور بعض نے اٹھیس واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک سلسلے کو بیان کیا۔

سوال - کیا آپ کو حضرت صوفی علیہ الرحمہ کے مجاہدۂ نفس کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔

جواب - کیوں نہیں تاریخ کے اوراقِ پارینہ میں آپکے مجاہدۂ نفس کے واقعات ماہ ونجوم کی طرح درخشاں وتابندہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چالیس سال کی عمر صحراؤں اور ریگستانوں میں مجاہدۂ نفس کرتے ہوئے گزارا سنگریزوں کو بستر اور پتھروں کو تکیہ اور پتوں کو غذا بنایا بلکہ نفس کشی کا عالم تو یہ ہے کہ پوری عمر شریف ایک من جو پر قناعت کر کے گزار دی۔

منقبت در شان صوفی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ

نتیجۂ فکر:- عالی جناب ماسٹر غلام محمد صاحب خورشید نخاس گیٹ ناگور

شہر ناگور تیری ذات سے پر نور ہے صوفی / یہاں کا بچہ بوڑھا نوجواں مسرور ہے صوفی

شہنشاہی بھلا عالم کی لائے گیا وہ خاطر میں / غلامی آپ کے در کی جسے منظور ہے صوفی

یہ فیضانِ ولایت کا کرشمہ ہم نے دیکھا ہے / کوئی خواجہ کوئی محبوب کوئی مشہور ہے صوفی

کرم کی ہو نظر اور خواجۂ اجمیر کا صدقہ / دو عالم میں سخاوت آپ کی مشہور ہے صوفی

ہے نازاں آج بھی خورشید تیرا اس غلامی پہ
عقیدت بس تمہاری بالیقیں مسرور ہے صوفی

تخلیق کار:- سگِ بارگاہِ اولیاء محمد شعیب الرضوی المصباحی

کروں کیا مرتبہ تیرا بیاں صوفی حمید الدین / نہیں ہے دہن میں ایسی زباں صوفی حمید الدین

تمہارا در ہے کیا اعلیٰ مکاں صوفی حمید الدین / اترتے ہیں فرشتے بھی جہاں صوفی حمید الدین

چلو اب مانگ لیتے ہیں انہیں سے علم کی دولت / ہیں بے شک علم کے دُرِّ فشاں صوفی حمید الدین

ہوئے جب حاضر دربارِ خواجہ حضرتِ صوفی / بنے یک لحظہ میں نازکِ جہاں صوفی حمید الدین

چراغِ چشتیاں ہو علم کی شمع فروزاں ہو / بنا آقا کا مجھ کو مدح خواں صوفی حمید الدین

شعیبِ آلِ اعظمی کا مدعا سن لو میرے صوفی
بھکاری ایک ہیں ہم بھی یہاں صوفی حمید الدین

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور راج

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ :۔ قوم مسلم کی ایک آواز ہے جو حضرت صوفی حمیدالدین علیہ الرحمہ کے مشن کو فروغ دیتے ہیں اپنی مسلسل کاوشوں کو جاری رکھے ہوئے ہے

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ :۔ دینی بیداری اور علمی ذوق وشوق پیدا کرنے کی کان ہے ۔

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ :۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت اور دیگر بزرگانِ دین کی تعلیمات کا ترجمان ہے ۔

دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ :۔ جسمیں شعبۂ عربی، فارسی، حفظ وقرأت، انگلش و جغرافیائی تعلیم کا مکمل بندوبست ہے ۔

اسلئے آپ اپنے اس محبوب ادارہ کو اپنے خاص موقعوں پر ہرگز نہ فراموش کریں اس کارِ خیر میں ہاتھ بٹانا ہمارا آپکا سب کا دینی وملی فریضہ ہے

تعاون کے طریقے :۔ مطبخ کے اخراجات میں حصہ لیں، کتابیں اپنے آباء کے نام وقف کریں ۔ بچوں کے ہر وظیفے میں حصہ لیں اور سنی تبلیغی جماعت کے دیگر امور میں ہاتھ بٹائیں۔

ناظم دارالعلوم صوفیہ حمیدیہ گاندھی چوک ناگور (راج)